بلتستان کے وسیع و عریض گلیشیئر اور پہاڑوں پر جمی ہوئی برف' بے شمار دریاؤں اور ندی نالوں کے منبع ہیں اور تازہ پانی کی ملک گیر فراہمی کے مراکز ہیں۔ کوہ ہمالیہ اور سلسلہ قراقرم کے ساتھ ساتھ میلوں تک پھیلے ہوئے گلیشیئر ز میں ہسپر' اور بلتورو' بیافو بین الاقوامی شہرت رکھتے ہیں۔ ان گلیشیئر ز کی حرکت اور کھسکنے کے عمل سے یہاں اکثر زلزلے آتے رہتے ہیں اور راستے مسدود ہونے کے ساتھ ساتھ جانیں بھی ضائع ہوتی ہیں۔ گلیشیئر کھسکنے کا عمل بہت حیرت انگیز مگر دہشت ناک ہوتا ہے۔ جب کئی کئی میل طویل گلیشیئر یکدم کسی جہاز کی مانند آہستہ خرامی سے آگے پھسلنے لگتا ہے اور اپنی راہ میں آنے والی ہر چیز کو خس و خاشاک کی طرح روند ڈالتا ہے۔ کہتے ہیں گلیشیئر کی عمر ایک صدی پر محیط ہوتی ہے اس کے بعد وہ ٹوٹ پھوٹ جاتے ہیں۔ گلیشیروں کے نیچے بڑی بڑی جھیلیں بھی ہوتی ہیں۔ تاریخ بلتستان بتاتی ہے کہ ان گنت سیلاب جو اہل بلتستان کو اپنی بے رحم لہروں اور غیض و غضب سے بھرے بہاؤ کے نذر کرا چکے ہیں۔ دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا شیوک اور شگر' سیاچن' مشہ بروم اور شایوق گلیشیئر وں سے نکلتے ہیں۔ اور ارض بلتستان ان دریاؤں کے اطراف میں بسی ہوئی حسین و جمیل بستیوں سے مرصع ہے۔ دریاؤں اور ندی نالوں کے پانی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے یہاں کی تازہ و فرحت بخش فضاؤں میں سیب' خوبانی' آڑو' اخروٹ' انگور' زرشک' انار' بادام اور چیری کے علاوہ دیگر انواع و اقسام کے فروٹ پیدا ہوتے ہیں۔

کتابیات

۱۔ تاریخ جموں — مولوی حشمت اللہ

۲۔ قراقرم کوہ ہندوکش — منظوم علی

۳۔ بلتستان پر ایک نظر — محمد یوسف حسین آبادی

۴۔ تاریخ بلتستان — غلام حسن سہروردی

۵۔ سیاچن گلیشیئر — بریگیڈیئر ذاکر شیم

۶۔ اصلاح معاشرہ — شیم بلتستانی

۷۔ جلوہ کشمیر — ڈاکٹر صابر فاروقی

۸۔ یہ میرا بلتستان ہے — سلمیٰ اعوان

۹۔ تازہ ترین معلومات آبادی ورقبہ — الحاج محمد باقر A.O ڈی سی آفس خپلو

۱۰۔ تازہ معلومات — روزنامہ حریت کراچی

قسط ثانی:

تاریخ جموں و کشمیر

ابو عبد العزیز عبد الوہاب خان

1826 سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید کی جہادی کارروائیاں شروع ہوئیں۔ 20 جمادی الاولیٰ 1242 لاہور کے سکھ حکمران نے مسلم حریت پسندوں پر بھرپور حملہ کیا اور تحریک شہیدین کے مجاہدین نے بے جگری سے مقابلہ کیا۔ یہیں سے اس عظیم جہادی تحریک کا آغاز ہوا جو 1864 تک جاری رہی۔

1830 یہ مجاہدین دفاعی پوزیشن سے نکل کر سکھوں اور ڈوگرہ راج کے خلاف مسلح کارروائیوں پر روانہ ہوئے۔

6-5-1831 بالاکوٹ کشمیر میں گھمسان کا رن پڑا اور سید احمد و شاہ اسماعیل دونوں کے ہمراہ تقریباً تین سو مجاہدین رتبہ شہادت سے سرفراز ہوئے۔

1839 مہاراجہ گلاب سنگھ والی جموں نے اہل کشمیر کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑتے ہوئے لداخ، کرگل اور دراس پر قبضہ کر لیا۔

1840 گلاب سنگھ نے پورے علاقہ بلتستان پر قبضہ جما لیا اور کرگل (پوریک) کو بلتستان میں ضم کر لیا۔

16-3-1846 معاہدہ امرتسر کے تحت انگریز نے مہاراجہ گلاب سنگھ کو کشمیر 75,00,000 روپے (نانک شاہی) میں فروخت کر دیا۔

3-1846 اس ناروا سودے بازی کے خلاف مولانا ولایت علی نے مجاہدین اسلام کی قیادت سنبھالی اور شہانہ کو جہادی مرکز بنایا۔

اہل کشمیر کے شدید ردعمل نے چھ ماہ تک گلاب سنگھ کی سکھ فوج کو قبضہ کرنے نہ دیا۔

9-1846 فرنگیوں کی مدد سے گلاب سنگھ کشمیر پر قابض ہوا۔ اہل اسلام پر ظلم کی انتہا ہو گئی، اذان پر پابندی لگی، مساجد کی تعمیر ممنوع ہوئی، حکومت سے پیشگی منظوری کے بغیر مذہبی تہواریں بھی منانا جرم قرار پایا، مسلمانوں پر تعلیم اور روزگار کے دروازے بالکل بند کر دئے گئے۔

مہاراجہ ہری سنگھ نے بے تحاشا ٹیکس بڑھا کر عوام کا جینا دوبھر کر دیا۔ فرقہ وارانہ فسادات کرائے گئے۔ ہندو اقلیت کو مسلح کیا گیا۔

اُس دور میں آٹھ آنے کے سکے پر مہاراجہ ہری سنگھ کی تصویر آتی تھی اس بنا پر بلتستان میں آٹھ آنے کو ہر سنگھ کہا جاتا تھا۔

1854 مولانا عنایت علی امیر المجاہدین بنے اور انگریزوں کے خلاف جہاد جاری رکھا۔

1857 زوال مغلیہ کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکی گئی جب مغل بادشاہ بہادر شاہ ظفر نے لال قلعہ سے بھاگ کر ہمایوں کے مقبرہ میں پناہ لی۔ انگریزوں نے اسے گرفتار کر کے رنگون پہنچادیا اور لال قلعے پر یونین جیک لہرادیا۔

کشمیر کے بعد بلتستان اور استور بھی مہاراجہ کو فروخت کئے گئے۔

1860 مہاراجہ نے گلگت پر قبضہ کر لیا۔

24-8-1864 برطانوی استعمار نے مجاہدین کو جزائر انڈمان (کالاپانی) بھیجا۔

مولانا احمد اللہ اور مولانا یحیٰ علی نے کالاپانی میں اپنی جانیں جان آفرین کے سپرد کردیں۔

1876 برطانیہ کی حکومت ھند نے مہاراجہ سے گلگت کا علاقہ واپس لیا۔ جبکہ بلتستان واستور پر وزیر وزارت کے ذریعے مہاراجہ کشمیر کا تسلط رہا۔

1880 گلگت، داریل، یاسین اور چترال کے عوام نے میجر بڈلف اور لالہ رام کشن حاکم گلگت پر حملہ کیا مگر اس میں ہزیمت اٹھانی پڑی۔

اس حملے کے بعد سے گلگت کی پولیٹکل ایجنسی ختم ہوگئی۔

1883 کشمیر سے گلگت اور استور تک تار (ٹیلیگرام) کا نظام رائج کیا گیا۔

کشمیر اور کوہالہ کے مابین سڑک تعمیر ہوئی۔

1885 مہاراجہ پرتاب سنگھ، رنبیر سنگھ کی وفات کے بعد جموں وکشمیر کا حاکم بنا۔

اس کے دور میں ایک سٹیٹ کونسل بنائی گئی جس نے مہاراجہ کے بیشتر اختیارات سلب کر لئے۔

1889 انگریزی حکومت نے گلگت میں برٹش پولیٹکل ایجنسی دوبارہ قائم کی۔

کرنل ڈیورنڈ پولیٹکل ایجنٹ بنا۔

1891 ھنزہ ونگر والوں کی طرف سے چھلت میں حملے کا شدید خطرہ محسوس کر کے کرنل ڈیورنڈ نے مدافعت کا انتظام کیا۔

1891-92 کرنل ڈیورنڈ ہنزہ اور نگر پر بھی قبضہ کر کے حکمرانی کرنے لگا۔

1893 ڈاکٹر رابرٹسن کی ڈوگرہ فوج نے چلاس کو مسخر کر لیا۔

اہل کوہستان نے چلاس چھاونی پر حملہ کر کے چلاس کو ڈوگرہ استعمار سے چھڑانے کی کوشش کی۔

چلاس، چترال، گوپس، مستوج اور ہنزہ میں فوج تعینات کر کے گلگت کی ڈوگرہ حکومت کو استحکام دینے کا انتظام کیا گیا۔

1895 ڈاکٹر رابرٹسن نے مہتر شجاع الملک کی جانشینی کا اعلان کیا اور ملک خوشوقتیہ کا کشمیر سے الحاق کر کے گلگت ایجنسی میں شامل کیا۔

رابرٹس نے چترال کا علاقہ مسخر کر لیا۔

1899 ڈوگرہ حکومت نے بلتستان، لداخ اور گلگت کو ایک سرحدی ضلع بنایا۔

1901 گلگت کو الگ کر کے لداخ، کرگل اور بلتستان پر مشتمل ضلع بنایا گیا۔ گلتری اور دراس سمیت سکردو کا ایک وسیع علاقہ تحصیل کرگل میں شامل کیا گیا اور سکردو کو ضلع لداخ کا سرمائی صدر مقام بنایا گیا۔

یہ انتظام 1947 تک جاری رہا۔

1902 مولانا عبدالکریم بن ولایت علی نے سرحد میں جہاد کی کمانڈ سنبھالی اور اسمست کو مرکز بنا کر انگریز کے خلاف مسلح کارروائیاں کرتے رہے۔

1905 مہاراجہ پرتاب سنگھ کے دور میں قائم شدہ کشمیر سٹیٹ کونسل ٹوٹ گئی اور مہاراجہ کے اختیارات بحال ہوئے۔

راولپنڈی سے سرینگر تک سڑک مکمل ہوئی جسے بعد میں جموں تک بڑھایا گیا۔

اس دور میں کشمیر میں مختلف رفاہی امور انجام پائے۔ بیگار سسٹم کے بجائے مزدوری رائج کرنے کی کوشش بھی کی گئی۔

1906 ڈھاکہ میں مسلم لیگ تشکیل پائی جس نے انگریز کی اسلام دشمنی اور ہندوؤں کی مسلمانوں سے ہزار سالہ حکمرانی کے انتقامی جذبات کا مقابلہ شروع کیا۔

خلاصہ قدیم مردم شماری جموں و کشمیر

سال	علاقہ	کل آبادی	مسلمان آبادی	فیصد
1911	جموں	16,0 1279	9,54,016	59.57
	کشمیر	12,9 5196	12,17,727	94
	لداخ گلگت ایجنسی	2,64,849	2,27,485	85.89
	میزان	31,6 1324	23,99,228	75.89

1919 کشمیر کے جلیانوالہ باغ میں عوام کو گولیوں سے بھون لیا گیا جس کے نتیجے میں جذبہ آزادی نے نئی جہت اختیار کی۔

1921 رحمت اللہ نے جہادی مرکز اسمست سے چمرکنڈ منتقل کر دیا۔

سال مردم شماری	علاقہ	کل آبادی	مسلم آبادی	مسلمان فیصد
1921	جموں	16,40,259	10,49,622	64.00
	کشمیر	14,07,086	13,24,403	94.12
	لداخ، گلگت ایجنسی	2,73,173	2,34,467	85.83
	میزان	33,20,518	26,08,492	78.55

1925 مہاراجہ پرتاب سنگھ مر گیا۔

1930 مسلمانوں نے تحریک خلافت کے ذریعے ہندو مسلم اتحاد قائم کیا تھا لیکن مہاتما گاندھی نے اسے سبوتاژ کیا۔ احتجاجاً قائداعظمؒ نے کانگریس سے علیحدگی اختیار کی۔

سال مردم شماری	علاقہ	کل آبادی	مسلم آبادی	مسلمان فیصد
1931	جموں	17,79,236	10,81,821	60.8
	کشمیر	15,69,178	14,78,287	94.2
	لداخ، گلگت ایجنسی	4,58,584	3,48,318	75.95
	میزان	38,06,998	29,08,426	76.39

13-7-1931 ایک کشمیری مجاہد عبدالقدیر کے خلاف حریت پسندی کے مقدمے کی سماعت کے موقع پر انصاف کا مطالبہ کرنے والے ہزاروں مسلمانوں پر اندھا دھند فائرنگ کر کے دس کو شہید اور بہت سے زخمی کر ڈالے گئے۔ اس خون نے جذبہ آزادی کے ٹمٹماتے چراغ کو نئی تازگی عطا کی۔

مسلمانان کشمیر نے "مسلم کانفرنس" کے پلیٹ فارم سے آزادی کی مشترکہ جدوجہد شروع کی۔

خطبہ عید میں حضرت موسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور ظالم فرعون کا تذکرہ کیا گیا تو سب انسپکٹر نے آرڈر کیا "امام صاحب خطبہ بند کر دیں، آپ قانون شکنی کر رہے ہیں اور بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔" میونسپل کمیٹی کا سبزہ زار عیدگاہ کی بجائے فوراً جلسہ گاہ بن گیا۔ "مداخلت فی الدین" کا شور اٹھا اور "اللہ اکبر" کے نعرے بلند ہوئے۔

حریت پسندوں کے تیور دیکھ کر پولیس افراتفری کا شکار ہوئی اور جلسے جلوسوں کا لامتناہی سلسلہ شروع کیا گیا۔

1939 ہندوؤں کی سازش کے تحت تحریک حریت کشمیر کو اسلامی جہاد سے خارج کرنے کے لئے "مسلم کانفرنس" کی جگہ یورپی نیشنلزم کی بنیاد پر "نیشنل کانفرنس" بنائی گئی۔

اس ملحدانہ نظرئے کے خلاف احتجاجاً شاہ اسماعیل شہید کے روحانی فرزندوں نے علیحدگی اختیار کی اور "جمعیت اہلحدیث کشمیر" کی بنیاد رکھی۔

جمعیت اہل حدیث کشمیر نے جذبہ جہاد اسلامی اور غیرت ملی کو پروان چڑھانے کے لئے "اخبار مسلم" جاری کیا۔

3-6-1947 برطانوی نمائندے ماؤنٹ بیٹن، قائد مسلم لیگ محمد علی جناح اور کانگریس کے جواہر لال نہرو اور بلدیو سنگھ نے آل انڈیا ریڈیو سے آزادی ہند اور قیام پاکستان کے فارمولے کا اعلان کرتے ہوئے برصغیر کی ریاستوں کے لئے بھی پاکستان یا بھارت سے الحاق کا انسانی اور قانونی حق تسلیم کیا۔

وائسرائے نے والیان ریاست کے اجلاس میں کہا "ریاستی حکمرانوں کو عوامی خواہشات اور جغرافیائی محل وقوع کا خیال رکھتے ہوئے الحاق کا فیصلہ کرنا چاہئے۔"

محمد علی جناح نے اہل کشمیر کی ترجمانی کرتے ہوئے اعلان کیا "کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے"۔

19-7-1947 مسلمانان کشمیر نے آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کی قیادت میں پاکستان سے الحاق کی قرارداد پاس

کی۔ جس کے اہم نکات یہ ہیں :

(ا) قیام پاکستان پر قائداعظمؒ کو مبارک باد اور خراج تحسین پیش کیا گیا۔

(ب) 3 جون کے اعلامیے نے برصغیر کی نیم خود مختار ریاستوں کو ان کا جائز انسانی حق دے کر قابل قدر اقدام کیا ہے۔

(ج) مکمل غور و خوض کے بعد کشمیر کا پاکستان کے ساتھ الحاق کرنا طے پایا ہے۔

(د) کشمیر کے 80 فیصد مسلمان ہری سنگھ کو متنبہ کرتے ہیں کہ اگر اس نے اکثریتی آبادی کے جذبہ حریت کو ٹھیس پہنچاتے ہوئے بھارت سے الحاق کرنے کی حماقت کی تو ریاستی عوام بھرپور مزاحمت کریں گے۔

20-7-1947 شیخ عبداللہ نے ہندو زعماء کے ساتھ سازباز کا آغاز کیا۔

14-8-1947 ماؤنٹ بیٹن اور باؤنڈری کمیشن کے چیئرمین ریڈکلف نے ملی بھگت سے پنجاب کے ضلع گورداسپور کا مسلم اکثریتی علاقہ تحصیل پٹھانکوٹ دغابازی سے بھارت کے حوالے کیا اور تنازعہ کشمیر کے لئے راہ ہموار کی۔

انڈیا نے انگریزوں کی اسلام دشمنی کو غنیمت جان کر تقسیم ہند کے متفقہ ایجنڈے سے انحراف کیا اور حیدر آباد، دکن، جوناگڑھ اور کشمیر پر قبضہ کی کوشش کی۔

14-8-1947 کانگریس کے صدر اچاریہ کرپلانی نے B.B.C کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ آج بھارت کی تاریخ کا بدترین دن ہے۔

8-1947 کشمیری مسلمانوں کا اجتماعی قتل عام کیا گیا جس میں ڈوگرہ فوج، پولیس اور مسلح بلوائی شریک ہوئے۔

27-10-1947 ہری سنگھ نے ریاست کشمیر کے بھارت سے الحاق کا اعلان کیا۔ لیکن باضابطہ الحاق کے دستاویز پر دستخط کیا یا نہیں ؟ اس بارے میں دو مختلف رائے ہیں۔

بھارت شدت سے دستخط کا مدعی تھا اور اسی دعویٰ کی بنا پر اس نے کشمیری مسلمانوں پر مظالم کا سلسلہ تیز سے تیز تر کر دیا۔

مغربی ماہرین کی تحقیق کے مطابق مہاراجہ ہری سنگھ نے الحاق کے دستاویز پر دستخط نہیں کئے تھے بلکہ انڈیا نے جعلی دستاویزات تیار کی تھیں۔